مطبوعات

"اجتماعِ عام نمبر" کی اشاعت نے اتنا زیادہ وقت لے لیا کہ ہمارے پاس مطبوعات کے سلسلے کی کتابوں اور رسائل کا انبار لگ گیا ہے۔ اِدھر فوری طور پہ دو روز پہلے یہ فیصلہ ہوا کہ وسط اپریل میں یہ شمارہ تیار کرنا ہے۔ غنیمت کہ سابق کتابت شدہ مواد خاصا تھا۔ مطبوعات کے کچھ صفحے کتابت شدہ تھے۔ محبت کیش مصنفوں اور پبلشروں کو شکایت رہے گی۔ مجبوری ہے، لہٰذا درگذر فرمائیں (مرتب)

صحبتے با اہلِ حق ضبط و ترتیب: مولانا عبدالقیوم حقانی۔ پیش لفظ مولانا سمیع الحق۔ ناشر: موتمر المصنفین دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، پشاور۔ سفید کاغذ پر اچھی طباعت مطلا مضبوط جلد، صفحات: ۴۰۶ ۔ قیمت: ۷۵/ روپے۔ لاہور میں ملنے کا پتہ: مکتبۂ مدنیہ، ۱۷۔ اردو بازار، لاہور۔

اقبال نے کہا تھا کہ: "از زمانِ خود پشیماں می شوم ۔ در قرونِ رفتہ پنہاں می شوم"۔ (میں اپنے زمانے کے حالات سے نادم و شرمسار ہو کر قرونِ رفتہ میں چھپ جاتا ہوں)۔ بالکل ایسی ہی کیفیت اپنی ہوتی ہے کہ جب مجھ پہ ہنگامۂ زمانہ گراں ہو جاتا ہے تو میں رختِ سفر اٹھا کر کسی اور دنیا میں منتقل ہو جاتا ہوں۔ (یہ بھی ایک شعر اقبال کا ماحصل ہے)۔ ہمارے سینوں میں بھی اور سفینوں میں بھی بزرگانِ دین اور اسلافِ ذی علم و کردار کی ایک نورانی دنیا آباد ہے۔ ہم ماحول کی لغویات اور لوگوں کے رویوں کے ستائے ہوئے اسی دنیا میں جا پناہ لیتے ہیں۔

"صحبتے با اہلِ حق" کا نام ہی سامنے آیا تو یہ محسوس ہوا کہ یہ کتاب اسی نورانی دنیا کی ایک جھلک ہے جو ۱۴ صدیوں میں طبق بر طبق آراستہ ہوئی ہے۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

ہماری ملاقات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق سے کراتے ہیں۔ جن کی شخصیت کے گرد اور بھی نجوم لمعاتی دکھاتے ہیں۔ اور جن کے عالمانہ نکات اور روحانی اشارات ہمارے سامنے سوچ بچار اور عمل کی راہیں کھول دیتے ہیں۔ اس موقع پر اقبال کا یہ مصرعہ بھی یاد آیا:

؎ صحبتِ روشن دلاں یک دم دو دم

ص ۲۷۷ پر بحوالہ ایک برطانوی خاتون مسز آرشیگ یہ مذکور ہے کہ روسی گرفت میں آئے ہوئے علاقوں میں ہزار مسلم کشی کے باوجود مسلمانوں اور روسیوں کے ہاں شرح پیدائش کا تناسب ۳ : ۱ ہے اور مسئلہ آبادی روسیوں کے لیے وجہ پریشانی بنا ہوا ہے۔ کیونکہ اس رفتار سے کچھ عرصے میں مسلمان اکثریت حاصل کر سکتے ہیں۔ یہی پریشانی انڈیا کو ہے اور عالمی طور پر یہی پریشانی اہل مغرب کو ہے کہ چیونٹوں کی طرح بڑھتی ہوئی غریب نسلیں ایک دن ان کی عیاشیوں اور مظالم کا حساب لینے کے لیے اٹھ کھڑی ہوں گی۔ خاندانی منصوبہ بندی کے مسلم داعیوں کو یہ جاننا چاہیے کہ اس مسئلے کے کئی پہلو ہیں۔ ص ۲۸ پر ٹرک میں بھری ہوئی ہوا کے بوجھ اٹھانے اور انسان پر ہوا کے دباؤ کے مسئلے میں قدرے مزید مطالعہ کی ضرورت ہے۔ اسی طرح فلکیات وغیرہ کے متعلق ہمارے دینی نظامِ تعلیم میں تجرباتی و مشاہداتی طریقوں پر تحقیق احوال ہونی چاہیے۔

بہتر ہوتا کہ حقانی صاحب ص ۴۰ پر درج روایت (اسرائیلی) کا حوالہ دے دیتے کہ اللہ پاک نے فرمایا: "اے موسیٰؑ! آپ کا لباس نبی کا لباس ہے"..... (اس لیے جادوگروں نے اسے پہن کر نبی کے ساتھ مقابلہ کیا)....."تو میری رحمت یہ گوارا نہ کرسکی کہ"...الخ۔ پھر علماء کے اتحاد کا ذکر ص ۲۴۷ پر آتا ہے۔ نفاذِ شریعت کے سلسلے میں جو افتراق کی آوازیں دینی رنگ میں اٹھتی ہیں ان کا ازالہ کیسے ہو؟ کوئی حل؟

مجھے بہت مسرت ہوئی کہ اس کتاب میں اعلائے کلمۃ اللہ کی علمبرداری، نفاذِ شریعت، اقامتِ دین، دینی تحریک اور دینی انقلاب جیسی اصطلاحات ظاہر کرتی ہیں کہ دینِ حق کے وسیع تقاضے ملحوظ ہیں۔ اس کے ساتھ بہت قابلِ توجہ مولانا عبدالحق کا تعبدی ذوق، ان کی دینی تلقینات و تنقیحات، ان کا طریقِ عجز و انکسار، باطل اور طاغوتی طاقتوں کے لیے جلال بڑی ایمان افروز خوبیاں ہیں۔